www.KitaboSunnat.com



تذکرۃ المشاہیر ملک ظفر اقبال

# محی السنۃ امام حسین بن مسعود الفرا البغوی

انسان کی زندگی کم و بیش پانچ حصوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ پیدائش، بچپن، جوانی، بڑھاپا اور موت کے بعد کی زندگی۔ آئینِ الٰہیہ نے اس کے مفید یا غیر مفید ہونے کا انحصار انسان کے اعمال پر رکھا ہے۔ لہٰذا میں اپنی تحریر کی مرکزی شخصیت کی زندگی کے جسمانی مراحل کی تفصیل میں جانے سے پہلے اعمالِ حسنہ کے حوالے سے ان کے بارے میں اُن کی ہمعصر جلیل القدر شخصیتوں کی آراء سے اُن کے تعارف کا آغاز کرتا ہوں:

حافظ ذہبی فرماتے ہیں :

"جید عالم، قیادت کی صلاحیتوں کے مالک، حافظ، مصنف اور محی السنّۃ تھے۔"

علامہ سبکی نے ان کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ اِن الفاظ میں کیا ہے :

"علامہ بغوی ؒ محی السنّۃ کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔ دین کے معیار کی جھلک ان کے اقوال و افعال میں پائی جاتی تھی۔ علمِ تفسیر، حدیث اور فقہ میں انہیں غیر معمولی ملکہ حاصل تھا۔

متدین آبا و اجداد کی دعاؤں کا ثمر تھے۔ اپنے والدین کی تمناؤں کے مطابق انہوں نے تمام زندگی تقوٰے اور کثرتِ نوافل کو اپنا شعار بنائے رکھا۔ وہ جامع القرآن والسنّۃ تھے۔ فقہ پر بھی انہیں عبور تھا۔"

ابن العماد حنبلی ؒ فرماتے ہیں :

"امام بغوی ؒ خراسان کے بڑے نامور محدث، مفسر اور مصنفین میں سے تھے۔"



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ابن خلکان ان کے بارے میں لکھتے ہیں :

"تفسیر میں انہیں خصوصی ملکہ حاصل تھا۔ احادیث کے مشکل مقامات اور ابہامات کی وضاحت میں انہیں کمال حاصل تھا۔ درس قرآن وحدیث کے اوقات میں باوضو رہنے کی پابندی کے علاوہ ہر وقت باوضو رہنا ان کی فطرتِ ثانیہ تھی۔ سادگی، خلوص، قناعت اور استقلال ان کا شعار تھا۔"

ان کے علاوہ علامہ ابن کثیر، علامہ سیوطی، ابن تغری بردی، یافعی اور طیبی جیسی جلیل القدر اہلِ علم وقلم شخصیتوں نے ان کے علم وفضل اور اخلاقِ حمیدہ کی توثیق اپنی تحریروں میں ثبت کرتے ہوئے لکھا ہے :

"علامہ بغوی اہل خراسان کی بلند پایہ علمی شخصیت تھے۔ علم التفسیر اور حدیث پہ انہیں غیر معمولی عبور حاصل تھا۔ فقہ میں ان کا تدبر وتفکر انتہائی نکتہ آفریں تھا۔ صحیح العقیدہ ہونے کے علاوہ راسخ العقیدہ اور صاحبِ عمل عالم تھے۔ حافظِ قرآن ہونے کے علاوہ حافظہ غیر معمولی تھا۔ اظہارِ بیان اور تحریر میں پوری قدرت رکھتے تھے۔"

علم وعمل کے درخشاں مینار امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاق فاضلہ کے مختصر تعارف کے بعد اب ان کی پیدائش، حصولِ علم اور اس کے بعد بحیثیتِ معلم اور مصنف ان کے کارناموں کا اجمالی جائزہ !

**وطن**

خراسان کے مشہور شہر ہرات اور مرو کے درمیان ایک گاؤں، جس کا نام بعض مؤرخین نے "بغشور" لکھا ہے اور بعض نے "بغ" (قرینِ قیاس "بغ" ہی صحیح ہے) اسی نسبت سے آپ کو "بغوی" لکھا جاتا ہے۔

**تاریخِ پیدائش**

مؤرخین انتہائی کوشش کے باوجود ان کی تاریخِ پیدائش تک رسائی حاصل نہ کر سکے۔ ہاں ! ابن خلکان نے اُن کی تاریخِ وفات ۵۱۰ھ لکھی ہے۔ اسی حوالے سے آپ یہ سمجھ لیجیے کہ چوتھی صدی ہجری کا نصف آخری حصہ اور پانچویں کا آغاز ان کی زندگی پہ مشتمل رہا۔

**خاندان**

پوری تفصیل تو نہیں ملتی، مگر اتنا ضرور ہے کہ ان کا خاندان جید علمائے دین سے ہی ہے۔ علامہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد کی سب سے بڑی تمنا



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یہی تھی کہ ان کے گھرانے کا یہ چشم و چراغ علم دین کا مثالی عالم باعمل بنے اور اس علم بالوحی کا نور دنیا میں پھیلانے کا سبب بنے۔ ان کی اسی تمنا اور دعاؤں کو زادِ راہ بنا کر ہوش سنبھالتے ہی گاؤں چھوڑا اور مرورود نامی شہر میں اس وقت کی انتہائی بلند پایہ علمی شخصیت حسین بن محمد المروزی القاضی کے حلقہ تلامذہ میں شامل ہو گئے اور انتہائی مختصر عرصہ میں ہی اپنی محنت، ذہانت، اور خلوص کی بناء پر اپنے مشفق، مربی و معلم کی نگاہوں میں پسندیدگی کا اعلیٰ مقام حاصل کر لیا۔ علمِ حدیث اور فقہ کا خزانہ دن رات سمیٹا۔ جتنا حاصل کر سکتے تھے، کیا۔ اس کے بعد اور زیادہ علم کے حصول کی پیاس لئے خراسان میں جہاں کہیں بھی علم و حکمت کے مخزن کی خبر ملی، وہیں پہنچے۔

**اساتذہ عظام**

۱۔ امام کبیر ابو علی حسین بن محمد بن احمد المروزی، فقیہہ خراسان کہلاتے تھے۔ علم اصول میں یکتا عالم شمار ہوتے تھے۔

۲۔ مسند مرو ابو عمر عبدالواحد بن احمد بن القاسم الملیحی المروی۔

۳۔ ابوالحسین علی بن یوسف الجوینی بلند پایہ فقیہہ وقت اور شیخ کے نام سے ملقب تھے۔

۴۔ مسند ابوبکر یعقوب بن احمد الصیرفی نیشاپوری۔

۵۔ ابو علی حسان بن سعید المنیعی مروزی رئیس کبیر۔

۶۔ ابوبکر محمد بن عبدالصمد ترابی مروزی۔

۷۔ شیخ خراسان، عالم و زاہد امام ابوالقاسم عبدالکریم بن عبدالمالک بن طلحہ نیشاپوری۔

۸۔ ابو صالح احمد بن عبدالمالک بن علی بن احمد نیشاپوری، حافظ اور خراسان میں اپنے وقت کے بہت بڑے محدث گزرے ہیں۔

۹۔ مفتی نیشاپور ابو تراب عبدالباقی بن یوسف بن علی بن صالح بن عبدالملک مراغی شافعی فقیہہ تھے۔

۱۰۔ امام اجل، فقیہہ عمر بن عبدالعزیز، فاشانی، جنہوں نے سنن ابی داؤد، قاضی ابو عمر قاسم بن جعفر الہاشمی سے سنی۔ ابو علی لؤلوی نے ان سے اور امام بغوی نے مرو میں ابو علی سے سننے کا شرف حاصل کیا۔

۱۱۔ شیخ الحدیث شیخ خراسان ابوالحسن عبدالرحمن بن محمد بن محمد بن المظفر داؤدی!

جیسی جلیل القدر علمی شخصیتوں سے اکتساب علم کے بعد اپنے وطن ثانی مرو الروذ واپس



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہوئے اور یہیں علم دین کا جتنا بھی خزانہ سمیٹ کر لائے تھے، اسی شہر میں لے کر بیٹھ گئے۔ چاروں طرف سے آیتِ الٰہیہ قرآن اور حدیث کے علم سے سیراب ہونے کی تمنا میں لوگ آنے لگے۔ علامہ مجد الدین ابو منصور محمد بن اسعد بن محمد اپنے زمانے کے مشہور واعظ اور علم اصول میں ماہر، انہیں کے تلامذہ میں سے تھے۔ شرح السنۃ انہی سے مروی ہے:

ابو الفتوح محمد بن محمد بن علی طائی ہمدانی بہت بڑے محدث ''الأربعين في إرشاد السائرين إلى منازل المتقين'' جیسی عظیم الشان تالیف انہی کے افکارِ عالیہ کی ترجمان ہے۔ ان کے علاوہ اور بہت سے علماء نے انہی سے علم حاصل کیا۔ ابو المکارم فضل اللہ بن محمد النوقانی آخری عالم تھے، جنہوں نے امام بغویؒ سے اجازت لے کر روایت کیا ہے اور چھ سو چھ ہجری تک زندہ رہے۔

## عادات و خصائل

لوگوں کے دلوں میں ان کے احترام کا یہ عالم تھا کہ ان کا نام لینے کی بجائے انہیں ''محی السنۃ'' یا ''شیخ الاسلام'' کے نام سے پکارتے۔ ان کے اس مقام توصیف تک پہنچنے کا سبب ان کا عمل تھا۔ ان کا رویہ تھا صحابہؓ اور تابعینؒ کی اتباع ان کے ہر عمل کی خصوصیت تھی۔ قرآن حکیم کی تفسیر بیان کرتے ہوئے، لکھتے ہوئے احادیث اور صحابہ کرامؓ کے اعمال کو ہی اپنے فکر و خیال کا راہنما بناتے۔ حافظ الحدیث تھے، سند و متن کی معرفت ان کا خاصہ تھا۔ شافعی فقہ کے ماہر تھے۔ دیگر مسالک کے اختلاف اور وجہ اختلاف سے بھی اچھی طرح واقف تھے۔ روایت کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھتے تھے کہ حدیث ثقہ اور مستند راویوں سے مروی ہو دیگر آئمہ کے دلائل کا بڑی دیانت داری سے تجزیہ کیا کرتے تھے۔ اپنا دامنِ خیال ہمیشہ تعصب سے بچا کر رکھتے تھے۔ دوسروں کے دلائل پر بدکتے نہیں تھے بلکہ تحمل سے سنتے تھے اور جواب دیتے تھے۔ کتاب و سنت کی ترویج ان کی زندگی کا بنیادی مقصد تھا عقیدے اور صفاتِ باری تعالیٰ میں بہت محتاط رہتے۔ دنیا کی چمک دمک سے کبھی متاثر نہیں ہوئے۔

دنیاوی ضرورتوں کے حصول یا عدمِ حصول کو اپنے لئے کبھی بھی مسئلہ نہیں سمجھا، بلکہ اپنی اور بیوی کی ضرورتوں سے جو بھی بچ جاتا، اللہ کی مخلوق پر خرچ کر دیتے، طبعاً سخی تھے، نیک نیت تھے، حلیم اور منکسر المزاج تھے۔ آپ کی تالیفات امتِ مسلمہ میں بہت ہی مقبولیت



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حاصل کر چکی ہیں، بلکہ یوں کہیے کہ آپ کا امتِ مسلمہ پر گراں قدر علمی احسان ہے۔

**تالیفاتِ امام بغوی** امام بغوی نے تفسیر، حدیث، فقہ پہ جتنی کتابیں تصنیف و تالیف کی ہیں ان میں سے چند مشہور اور اہم حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ مجموعہ فتاوی : اس میں بعض فقہی مسائل مندرج ہیں، جو اس زمانے میں ان سے پوچھے جاتے رہے۔

۲۔ التہذیب فی الفقہ للامام الشافعی : امام بغوی نے یہ کتاب اپنے استاد قاضی حسین بن محمد کی ایک تصنیف کی تلخیص اور اپنی آراء کے اضافے کے ساتھ ترتیب دی ہے شوافع کے ہاں یہ کتاب بہت مشہور اور مستند ہے۔ استنباطِ احکام کے لئے اسی پر اعتماد کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ امام نووی نے اپنی کتاب "روضۃ الطالبین" میں اس کتاب کے حوالوں کو بڑی اہمیت دی ہے۔

۳۔ معالم التنزیل : قرآن حکیم کی تفسیر ہے۔ تفسیر و تاویل میں سلف کے اقوال کو تصدیق کے طور پر جمع کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ امام صاحب نے حشو و زوائد اور دور از کار تاویلات سے اجتناب کرتے ہوئے صرف احادیث کے ذریعے آیات کے مفہوم کا تعین کرنے کا خاص اہتمام رکھا ہے۔

چنانچہ امام ابن تیمیہ سے کسی نے پوچھا کہ تفاسیر میں سے کونسی تفسیر کتاب و سنت کے زیادہ قریب ہے؟ زمخشری، قرطبی یا بغوی — یا ان کے علاوہ کوئی اور؟" تو امام ابن تیمیہ نے تقابلی جائزہ میں ان کی تفسیر کو ترجیح دیتے ہوئے فرمایا:

"بدعات، ضعیف احادیث سے پاک اور صحیح و سالم تفسیر، تفسیر بغوی ہے!"

۴۔ مصابیح السنۃ : امام بغوی اس کتاب میں بہت سی ایسی احادیث لائے ہیں جن کی سند حذف کر کے، دوسرے آئمہ سے لیا ہے۔ مزید برآں ان احادیث کو "صحاح" اور "حسان" میں تقسیم کیا ہے۔ صحاح سے مراد وہ احادیث ہیں جنہیں بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کیا ہے یا دونوں میں سے کسی ایک نے۔ حسان سے مراد وہ احادیث ہیں جنہیں اصحاب سنن نے اپنی کتابوں کی زینت بنایا ہے۔ یہ مشہور متداول کتاب، جس کی تدریس عام ہے۔ اس پر بہت سی تعلیقات لکھی گئیں ہیں۔ علامہ خطیب تبریزی نے اس میں مزید احادیث کا اضافہ کر کے اس کا نام "مشکوٰۃ المصابیح"



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رکھا ہے۔ ترکستان اور ھند میں کئی مرتبہ چھپ چکی ہے۔ ملا علی قاری نے اس کی شرح لکھی ہے، جو مرقاۃ کے نام سے مشہور ہے۔ علامہ عبید اللہ رحمانی نے مرعاۃ المفاتیح کے نام سے مشکوٰۃ کی پہلی جلد کی شرح لکھی ہے۔ بڑی جامع اور لاجواب شرح ہے۔

برصغیر میں سب سے پہلی شرح شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے لکھی، جو فارسی اور عربی میں طبع ہوئی۔ فارسی کی شرح "اشعۃ اللمعات" اور عربی کی شرح "لمعات التنقیح" کے نام سے ہے۔

۵۔ شرح السنۃ : کتب سنت میں یہ کتاب بھی اپنا الگ اور بلند مقام رکھتی ہے حسن ترتیب اور صحت احادیث اس کے امتیاز کا خصوصی معیار ہے۔ تقریباً تمام شرعی مسائل، روایات کی درائیت اور علتوں کی وضاحت کرتے ہوئے صحابہ اکرامؓ اور تابعین کے مسلک کی نشاندہی بھی کرائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ مجتہدین اور آئمہ کرام کے دلائل بھی نقل کیے گئے ہیں۔

غرض امام بغویؒ نقل اور تحقیق میں دیانتدارانہ تجزیہ کار کہلاتے ہیں۔ عادل اور ضابط راویوں کی احادیث تک ان کی رسائی مسلّم ہے۔

بقول ابن قاضی شہبہ :

"محی السنۃ شیخ الاسلام امام حسین بن مسعود الفراء البغویؒ بہترین مفسر، محدث اور پایہ کے فقیہ ہیں۔ ان کے علمی شہ پارے، کتاب و سنت کے طالب علموں کے لئے آج بھی مشعل راہ ہیں۔ ان کا علمی احسان ہے، جو انہوں نے آنے والی ملت مسلمہ کے لئے وراثت میں چھوڑا ہے!"

٭

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں، ورنہ تعمیل ممکن نہ ہو گی۔

محدث خود پڑھیں اور دوسروں کو پڑھنے کی ترغیب دیں۔

اہل قلم حضرات "مضامین کاغذ کے ایک طرف" خوشخط لکھیں۔ شکریہ!

محدث میں مطبوعہ مضامین شائع نہیں ہوتے۔

والسلام! (مینیجر)



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ